

OUDH PUNCH
LUCKNOW 1928 WEEKLY
جلد
जिल्द

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردانِ مدارس کے ... بتصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی عمہ سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ مانگنے والوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں مختلف مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپکے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں ہوں ... مضامین ہوں لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے حسب منشا مذاق کے معلوم ہوں تو چھ ہفتہ کے اندر قیمت ... بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ... بند ہو جائیگا ... نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر ... قیمت ادا نہیں کر سکتے تو انھیں لازم ہے کہ چھ سالانہ خریدار ... قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروائیں۔ ... کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف تہذیب ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکخانہ والے ... ہیں یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں اور راستہ میں گم ہو جاتا ہے لیکن یہ شکایت ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے بعد پانچ چار شکایت نامے ... گم ہونے کے آتے ہیں۔ ... ہزاروں خریداروں کے ... پرچہ خود نہیں پہنچتا ... گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض ... [illegible] مقصود نہیں ہے۔ لہذا ... قابل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل بذریعہ اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو ... طلبی اور ... نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاع ... چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُنکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مصلحت پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شائع ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رُخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں ... منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ — نمبر ۴۱

مضامین

۳۰ نومبر ۱۹۲۸ء

حکایات میں تصرف

(از افسانہ عزیز (قرم))

الف لیلہ ولیلہ عربی کی مشہور کتاب ہے جسے انگریزوں نے آرتھ نائٹس کا لقب دے کر شہرت دی نے اپنے بعض تصانیف میں [illegible] داخل ہے۔ اس میں عہد رسالت کے تاریخی قصص و حکایات کا جو [illegible] جتنا ترجمہ تھا وہ خود [illegible] دنیا جانتی ہے [illegible] انگریزی ترجمے [illegible] [illegible] حالات اور بعض انگریزوں کی [illegible] کرتے ہیں [illegible] شیخ احمد یمنی [illegible] صاحب [illegible] انگریزوں کے [illegible] [illegible] [illegible] حکایتوں کا ایک [illegible] سلسلہ [illegible] کی زبانی اخلاقی حکایتیں بھی ہیں [illegible] [illegible] کے متعلق [illegible] [illegible] [illegible]

اصولاً جو قصہ اور سانچہ ہیں حقیقت کو اس سے [illegible] والد لوگ نے اس افسانہ اس غرض سے ترجمہ کیا ہے کہ [illegible] کی اپنی ذات سے [illegible] آخر [illegible] بیچ [illegible] میاں عزیز [illegible] کہو [illegible] آمین!! آمین!!!۔

شیخ صاحب ایک تھے میاں عزیز [illegible] بیٹی کا نام [illegible] میاں عزیز [illegible] [illegible] حسین [illegible] [illegible] دولت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

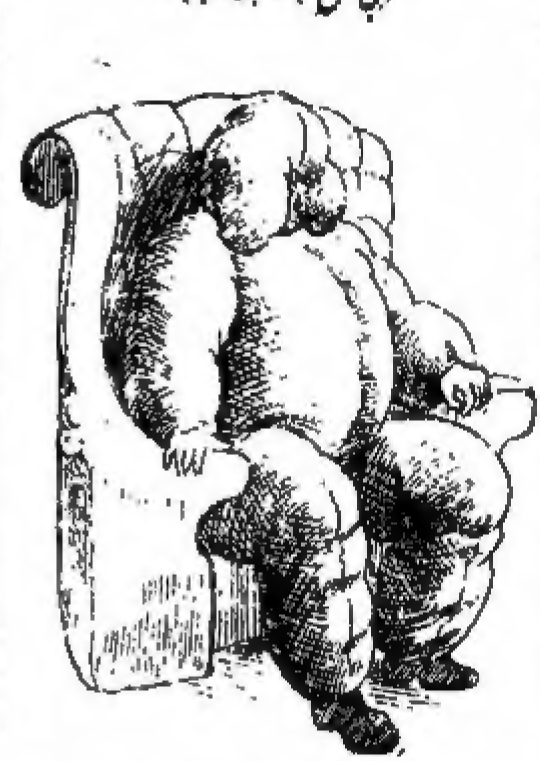
حاشیہ [illegible] ساری ہی [illegible] عزیز کے والد نے قسم کھائی کہ اب میاں عزیز [illegible] معقول [illegible] کی شادی نہ کروں گا۔ گو سب حیران تھے [illegible] عزیز [illegible] [illegible] اور عزیز نے تمام [illegible] بیان کیا کہ [illegible] کے بعد [illegible] لباس پہنا [illegible] چیزوں کی [illegible] کا [illegible] بیچ [illegible] دوست کو ساتھ لے کے آتا ہوں۔ والد [illegible] پیغام [illegible] دینا بھول گئے۔ آپ جانیے شادی [illegible] سے دور ہے مگر اس حماقت کا [illegible] [illegible] ناداں ہوتے ہیں۔ [illegible] [illegible] اگر حماقت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

میں ایک جھوک تصویر دکھائی دی۔ ادھر جو (۱۰) کی گنتی پوری ہے آہ کے اٹھتے ہی سانپ کی طرح پھن بلند کیا ادھر نازک نازک دو انگلی اپنی چکمہ کی آنکھ سے لرائی ہوئی داخل ہوئی۔ پھر سیاہ دو سیٹھے دانگلیاں دائم سوات کی طرح کھڑی ہو گئیں اور بیچ کے گنبد ایسے چوڑے کے نشیان دو سیاہ دانے کے جلادو چشمک بادشاہ جو کہ عاشق نازک کی آنکھ میں پیشہ گئیں۔ نہ جانے کوئی خوبی جوان تھوں یا کیا نقشہ بھیج دیتا۔

میاں عمو دیکھا لیے محو غافل تھے کھڑکی کے پٹ بند ہوئے تو ہوا خفا نے مبیحہ منہ پر منہ چھپا یا گرگئی آنکھیں جو دو گنجہ بیکسی کی طرح ہو گئیں آخر یاس کے زخم نے کیکیں ابھاریں بیچارے کو گھر یاد آیا معال کی گرہ ہاتھ میں پہنچی تھی کہ لاد سنار پر بات اٹھ گئی محبوب مطلوب کا منظوم شیپاک پا یا زخمی دل کا بچا ہوا بنا کے گلیوں کی ٹھوکریں کھاتے گھر پہنچے جب گھر پہنچ چکے تھے تو مزاج دان سے حاضرین نے نابلد ہونے کی علت پوچھی میاں خود ہی کھوئے ہوئے تھے جواب کیا دیتے۔ منگیتر ایک گوشہ میں اپنی بدنصیبی پر آنسو بہا رہی تھی آنکھ کی پھٹے ہوئے آنسو دامن کے پلکے کا آئینہ بی بی کے بدن سی کے موم سے لڑکھڑاتے گرتے ہوئے ہوش حواس ٹھنڈے کیے حال پوچھا اللہ نے کیا اچھا پیش کیا۔ فرمان عاشق اشتعالی خلعت دکھایا اور دیکھتے ہی خوش ہونے کے عوض رنگ فق ہو گیا تیر سے کہا خیر کیسی سواری شریف تھماری ہی آئی اور میری جان گئی۔ تنگ آکر اکثر منہ میں کہتے سے میرا دم کہ تم پھرتی ہے اپنی پریشانیاں آپ چھپاتی ہے در حقیقت تو ان سے نکل جانے کا ارادہ رکھتی ہے سینے پر ... ھلیوں کا رکھنا اس بات کا اشارہ ہے کہ دو دن کے بعد ۲ تاریخ کو بیچ سے نکالا گیا۔

کی تھی جب میاں عکس بامراد مزا دن گزر گئے انتظار میں گویا ان گئے گئے فرو و خواب سے اٹھے منگیتر کے زانو پر سر رکھ کر آگے پچھلے خوب خوب بیچاری جگن رہی۔ ہی غرض مصیبت کی گھڑیاں گزریں اور وعدہ کا دن آیا بیچاری نے منہ دھلایا کپڑے پہنا دو کھانا کھلا کے رخصت کیا حضرت لو اسی جگہ تر سے پر بیٹھا تھوڑی دیر کے بعد عشق کے عوض کی کھڑکی کھلی شعلہ نے صورت دکھائی زبان آہ نے ہونٹ سے کوئی بول نہ نکلا مگر اداؤں میں شرح رنگ کا رومال تھا اسے جوں

عربی مثل ضحجا الجزر والجنات



جارلس صاحب کی تنزل اجلاس

پھولا کے پھیلا یا سر جھکا یا آئینہ دیکھا یا دوبارہ جگہ آج یا آنکھیں بانگلیاں پھیلا کے سینے پر رکھیں پھر گرگئی اور کھینچ لی۔ یہ بازو جا۔ انتظار کے بعد میاں گھر کی طرف چلے۔ روز کی اور میرین میں عمر گزار آتے ہی خوب زیور کے گلے کا ہار ہوئے وہ سب جل رہی تھی انہیں دیکھ کے گلی کپڑے اترواتے حال پوچھا۔ اخباروں کی گتھی یوں سلجھائی کہا میں گلی میں کسی رنگ ریز کی دوکان ہے آج کپڑا بچا

سعادت اسی دوکان پر ... کیا ... گردن کا تا دو ... ہر ... پھیرا دو بے تا بھی ... پیچھے بیچ جاتے گئے مزدور دن ... صرف ۔ دیکھی آرام سے ... شیطان شیطان کرکے ... میاں ... انگریزی کی دوکان بند تھی تختے پر بیٹھے مگر آج کھڑکی کی شکل نہ کرکی اشارہ ہوا ہے نہ پھر گئی کو انجا سامنے کے کمرے نے منگیتر نے ذکی صورت دیکھ لی بیچارے آنسو نہ تھے منتقیاں کو فرمی نہ دستی مسکرائی اور کہا خوب آئے خدا رس ... کہیں محبوب کو گلے لگایا خادم تھا ... بھ ... کرتی ہے ایک الوت جو اسی تو وہ خوب ... جو ترے کے منگیتر فرش پر ... سر پھیٹا کر راتے رہے ضبط ... کی جستیم جلا کے زخم میں بھرا دہا خون آپ ہی فرش سے پاک کیا بلکی بائیں ہی اور مذر خواہ ہوئی کہ میں نے ... کی راہ سے یہ جملہ نہیں کہا حواس بچا نہیں ... ہے پیچھے ہو بیچے کر بیٹھی معاف کرو اور اچھا کہو۔ میاں ... بیٹھا بتا ... ہے جوان ... منڈا سب ... کبھی کہتے لگے آج بیچارا بند رہا کھڑکی نہ کھلی آنسو ... کے ... گئی ... ہیں سر جھڑ ... کہ گھبراؤ نہیں یہ امتحان ہے کل پھر جانا کتنی دن کے بعد کے ہو کھانا کھا ذرا استراحت کرو۔ میاں غصہ کا بھوت سر پر سوار کھانے سے طواف ہر دانت چبا رہے ہیں تو سارے برتن صحن میں دے مارے گئے ذرا یا ہم عاشق ہیں منہ جگر کھاتے ہیں خون دل پیتے ہیں۔ دو آنسو پی کے خاموش ہوئی رات اے دوسرے میں کہیں صبح آتا تھا بند ہوا تھا کہ حضرت نے کوچہ معشوق کی راہ لی۔ چند ساعت کے بعد انتظار کے کھڑکی کھلی سورج مکھی کا پھول دکھائی دیا ... اٹھا لیا

آئینہ تھا اسے غلاف میں رکھ کے پیچھے پھینکا ایک
گلاس بھری ٹوکری اچھل [illegible] کے آگے [illegible] کرکے
دوسرے ہاتھ میں [illegible] اٹھا کے ٹوکری پر [illegible]
[illegible] اپنی راہ لی۔ عادت سے واقف
تھے کہ ٹوکری کے پیٹ بند ہونے کے بعد کھلنے کا نام
نہیں لیتی سمجھ [illegible] سے [illegible] کھل ہوا یا
واپس آئے اور بیگم سے ان کا سوال پھر [illegible]
کہ جب آئینہ ہر غلاف مخفی ہیں اور [illegible] ہو چلی
شب اپنی زلف بکھرائے تو پشت مکان پر پائیں باغ
ہے گوشۂ باغ میں کسی جگہ [illegible]
پہنچو اور انتظار کرو۔ خوش ہو کر مراد بر آئی [illegible]
کے عزیز نے آہ کی [illegible] اور [illegible]
گرم گرم آنسو بہانے کے لئے اپنی خدمت گزاری میں
مصروف ہو گئی۔ سر شام میاں صاحب چلنے پر
آمادہ ہوئے تو اس نے کہا کہ [illegible] ایک بات
سنتے جاؤ بھول نہ جانا جب شب [illegible]
کرکے بیٹھنے کا ارادہ کرنا تو یہ شعر پڑھنا اور انتظار کرنا
کہ کیا جواب ملتا ہے

الا یا ایہا المشتاق [illegible]

[illegible] عشقی [illegible]

عشق کے پھندے میں گرفتار ہونے والوں خدا کے لیے
بتاؤ کہ جب کسی بھلے مانس کو عشق ستائے تو کیا کرے
عاشق [illegible] سوال کا جواب سے [illegible]
سے کہہ دیجئے کہ عقل [illegible] کہ ایسے بیہودہ کی
بھی سزا [illegible] مقام ہے [illegible]
کی [illegible] میں ابھی تک پاؤں نہیں پھنسا ہے
اسے غنیمت سمجھ۔

القصہ عزیز نے جو کچھ بتایا تھا انھوں نے حرف
بحرف صحیح پایا۔ مارے خوشی کے پھول گئے اپنی ہستی
بھول گئے۔ پائیں باغ ہر طرح آراستہ تھا۔ کنج باغ
میں سنگ مرمر کے چبوترے پر نرم نرم قالین بچھے تھے
خوانوں میں ہر طرح کے لذیذ کھانے چنے تھے [illegible]
کی [illegible] دل کو تھوڑا سا سکون ہو چلا
تو بیٹھ گئے۔

ستم گر [illegible]

پہلے تو میاں کو شرم ہوئی مگر [illegible] پھر صبر نہ ہو سکا۔
[illegible] تیز آواز سے [illegible]
کباب کی [illegible] پر عشق کی [illegible]۔ علاوہ
چٹ کیا۔ شراب زہر مار کی۔ [illegible]
بھرا گلاس [illegible] آسانی کو [illegible]
آفتاب کی گرم گرم بھاپ [illegible]
آنکھوں میں گھسی [illegible]
نہ [illegible] وقت [illegible]
[illegible] ہوئی [illegible]۔ [illegible]
[illegible] پھیرے۔ [illegible] ایک [illegible]
اور ایک [illegible]
[illegible] عزیز کے
گلے کا ہار ہوئے۔ [illegible] ایک
[illegible]
[illegible] آنسو [illegible]

[illegible]

اگر آں [illegible]

میاں [illegible] کرے تنگ
[illegible]
مطلب [illegible] زبان
کے [illegible] کی طرف اشارہ کرتا ہے [illegible]
کھیلنے [illegible] کے سوا کچھ کام نہیں [illegible]
ہے کہ عاشق ہوتے تو [illegible] آ گئی اب جاؤ [illegible]

اعلان

قاری حافظ قرآن پانچویں مرتبہ پھر فرار ہو گیا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کرو [illegible] زیادہ کرم [illegible]

[illegible]

[illegible] سکوت [illegible]
حال [illegible]
میاں [illegible]

کرو۔ یہ [illegible] کی [illegible] ہے عشق نہیں مگر اسے
دیکھ پھر کہتی ہوں کہ [illegible] کی [illegible]
ہے۔ [illegible]
پیار کر [illegible] خدا [illegible]
[illegible]۔ میاں عزیز [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کے
[illegible]
[illegible]
[illegible] خواب کی
[illegible]
[illegible]
[illegible] کے
[illegible]

وہ آئے لطیفہ کو پڑھ علائے ہوئے گل پر

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

جو صاحب [illegible] عطار یا عطروں کے [illegible] صحیح [illegible] لکھنؤ کو دیکھیں [illegible] ہوگا۔

صبح ہوتے وہ آنے کی تھیں مگر سے ملاقات کی بیاہ
ہو نے لوئی ہو کہ حکم کی ایسی تعمیل کی وہیں جا کر
ہوئے کنیزوں کے گھر سے ہیں معالجہ شدہ ہو گی جو
کچھ ہونا تھا ہوا۔ رخصت کے وقت عزیز کا بیٹا یا یہ
خبر لائی ان کی بیوی یا شہزادی تھا کہ گھٹا ہے
وقت حاضر ہوئی اور اس نے جواب دیا ہے

سیدی ری ھوا ء الکریم مستق
وھو بعین مکان اللسود و حبیبنا

اب یہ عشق کا انجام ہے چھپا نہیں چھپائے یہ بات یہ جس
اصلو تمنی کرے جب عزیز نے جواب سنا تو ایک چیخ
رونی اور کہا آج یہ شعر سے شنا نا اور جو کچھ ہو گے
ہو ٹک پہنچا اس ے

لقد حاول الصبر الجمیل المحبیا
لیکتم قلب فی الصبابۃ حبہ

دل اپنے صبر کا ارادہ کیا گر دل نہیں مانا عشق دکھایا
کی وجہ سے تو سہو رہا ہے میاں عزیز نے حکم کی
تعمیل کی ایک مرتبہ اس کی سطوت سے معال آنکھوں پہ
سکہ کے فوراً گشیدہ عاشقوں کے حال پہ پھوٹ
پھوٹ کے روئی پھر کہا ہے

فان لم یجد صبرا لکتمان سرہ
فلیس لہ عندی سوی الموت اعظم

دھیرے کے زور پر سے ہو دشمن چھپاتے نہیں بچھتا اس
شخص کے لیے موت سے زیادہ کوئی چیز بہتر نہیں
میاں عزیز گھر آئے تو دیکھا عزیزہ کی جان ہونٹوں پر ہے
ماں سرہانے بیٹھی تیمارداری میں مصروف ہو کر
روتی ہو لاکہ عزیز کی صورت دیکھتے ہی مسکرائی اور کہا
کیا جواب لائے۔ میاں عزیز نے شعر لکھ کر پڑھا ہے
سنتے ہی بیچاری کو غش آگیا اور بے اختیار زبان
سے نکلا ہے

سمعنا اطعنا ثم متنا فبلغوا
سلامی علی من کان للوصل منیم

دہت خوب بہت بہتر پیام سنا اطاعت کر کے مر رہی
مرا تعمیل ہے اس قصہ کو سلام پہنچا دو جو میرے
معشوق سے بے اثنا ہی اور مجھے وصل سے روکتی ہے
(باقی آئندہ اس خاکسار کے پرچہ میں)

نفت الخنزیرات الفلق انزا

بہت کم لوگ اس بات سے واقف ہیں کہ میاں
الفلقوا صاحب بہادر وہم سے مراد کہ اصل کیا ہے
ہے۔ جیسے حضرت سید زادے فرعون روشنیت میں
بانفرے ہیں۔ عشق عربی میں لفظ کو کہتے ہیں
آج کل اردو میں بھی اسی کا اطلاق ہوتا ہے اور
ذہنی پر بھی ہو سکتا ہے۔ اس مرض میں الفلقوا
سے مراد جیلیا کا دماغ۔ بیر خولہ کی بیماری میں
ہر وقت مبتلا رہتی ہے۔ جیسے نزلہ زیادہ ہوتا ہے
آنکھ کے بارے میں میاں کی عورتیں کہتی ہیں اسکا
جسم تو بیمار کا جسم ہے یعنی فلاں شخص ہمیشہ نزلہ
میں مبتلا رہتا ہے ذرا سی ٹھنڈی ہوا لگی اور
آچھیں۔ ریڈیٹ کا سودا جاری۔ حقیقت یہ ہے کہ
اس جانور کا گوشت استعمال کیا جائے سو ہو نزلہ
کی ماں ہے۔ میں نے مادی بیٹوں کے پیچھے ہیں بیچ بولا
کرتے ہوتے ہیں کوئی شخص قربانی کی بچھیا کا ایسا
نہیں کھاتا۔ سری پائے سرمای سے جاتی ہے وہ بھی
پھینک دیتی ہے۔ اسکی قیمت بکری کے گوشت سے
بہت کم ہے آج کل قصابوں نے یہ روش اختیار کی
ہے کہ بکری کے داموں دھڑلے سے بچھیا کا گوشت
فروخت کرتے ہیں جس کا اصلی اثر یہ ہے کہ ہر شخص کا
جسم بچھیا کا جسم ہو گیا ہے۔ آچھیں آچھیں آچھیں
کہاں ہیں ماہرین علم کیمیا ہیں۔ اور اہل دواں صحت
عامہ ہیں نہ ہیں۔ سنیٹری افسر اگر اس وقت جبیت کا
انسداد نہیں کرتے تو کسی سے بچوں کی جوانیت کیا
ذرا ہے ہیں ہیں سے بچارا بھی نہیں بچھڑوں کی
مانگ پہ بیر انجانا ہے ہیں ہیں بیچارا بھی
مگر بیچارہ کو نظر نہیں آتے ہیں کی طبیب اور بچھیا کو گوشت
سے مرکب ہے اور یہ کیڑے نزلہ پیدا کرتے ہیں۔
اگر وہ چاہیں تو گوشت کا امتحان تحلیل کیمیائی سے
کر سکتے ہیں بچھڑے کے گوشت کو بچھیا کا گوشت
علیحدہ نظر آئے گا۔ اس کا گوشت صاف
حمل ہے۔ قوت کی طبی کا وہی ہیں اور ان
حرکت قلب میں فتور پیدا ہو تا ایک آسان سوال ہے

جانے کے بعد نتیجہ کا صرف صحت کی شکایت
نہیں رہی بلکہ بلا سے بچے دھوکے بے خطر محتمل
سے کہتے رہتے ہوئے آپ دیدہ و دانستہ ساری کی پی
جاتی ہے جس کسی شخص نے اس بیچارے کو پینا
پہ بیٹھاتا نے کے کچھ ہی خیال مفید دیا ہے کرا کے
ہی بجا دار بڑی ہولناکی کا مخلص کر ایک ہی کو ہلا دی
جو گوشت کھانے والے ہیں وہ واقف ان ہی جانے گی۔
جو لوگ سوا گوشت کھاتے ہیں ان میں سورکے
عادات و خصائل پیدا ہو جاتے ہیں وہی بیچ جاتی
وہی سینہ زوری۔ بیچاری تو یہ بچہ کا فلاسفی
نے ٹھنڈا سمجھ میں دے دیا اب چاہے کچھ ہو جائے
شو نہیں کھلتا ٹھنڈا جا رہا ہے یہی ہے خیال تھی
کہ جب انہی بیچ سامنے کسی دوسرے آدمی کو جسم کو چاہا
سے خوش فعلیاں کرتے نہیں دیکھ سکتے بچھیا کے
رنگ میں بھنگ ڈال دیتا ہے۔ گرسنہ کی انعلی
قریں عزت دینی ادہ سے فیر نزلہ شفقت دیکھ کے منہ
پھیر لیتی ہیں اب ہو گا ہی۔ یہی آدم حضرت کے بچہ کو
سانس کے بہت سب ہی ہو گا برا
جو لوگ متقدی ہیں نفاست کی قدر کے قائل نہیں وہ
ذرے دھن ہیں انہوں نے شا پہ کپڑے کی جلد پھیلا
اور گرمی کا سامنا بھی نہیں فرما جا رہی غذا کی وجہ سے
سلیقہ مسخ ہو جاتے ہیں۔ پس الفت الخنزیر الفلقوا
سے محفوظ رہنا مقصود ہے تو اس بچھیا کا احسان
ملفت رخ خطا کا حجت بہ عداوت سے ہی رہنا مل کر تھے
پھینک بیٹھے چھینک آ نہ جو ذریعے سے آپ ہی چھینک
بیٹ کے ناک پر پھیں گے۔ آچھیں آچھیں۔

راقم ۔۔۔۔۔

مرزا دل افتخار علی آسان (آخری)

منطق آرا بیگم بنام تاجدار دکن

سنو شہر یار بڑا افسوس کی بات نہیں۔ دل ماند رنج
جو نظام کی کشش پر ترجیح دے میرے کو دے بول
تمہارے خوطاری مزاج کو صاحبوں کو بھی بڑے
سلوم ہو گے وہ اسی اخبار نویسوں کو بھی ان بچے
مطلب کے لیے تمہاری عقل کی آنکھوں پر جبیان



ہندوستانی بساطِ سیاست کا نیا مہرہ

(آغا دندہ اسلامی میں ایک پرانے شعر کا مصرعہ یوں بدل گیا ہے ۔ سر چشمہ شاید گرفتن بہ بیل — ہاتھی جو ہندستان کا ماتما کا لاؤ چیا دودھ کا گورا بیٹھا ہے
کہ زمیل کی گانٹھ رہا نہ چشمہ تر ہونے پائے ۔)

ڈالنے کی فکریں ہیں۔ انھوں نے پوچھا وہ چیز کیا ہے بیگم؟ وہ اکثروں روپیہ پیسہ کو کہتے ہیں جو عورت کا خاصہ ہوا کرتی ہے جنھوں نے کبھی جو ہیا نہیں ہماری آنکھیں یہاں بھی جتی ہیں۔ یہ بھی خوشامد کر کے روپیہ سمیٹتے اور جیسے تا کتے ہیں فقرا کی وجہ کر کے "امیرالمومنین" بنے بیٹھے ہیں۔ امیرالمومنین کا لقب ایسا تھا کہ لوگوں کو بڑی مشکل سے ملا اور جنھوں نے اس لقب کو دوسرے سے چھیننے کی کوشش کی ہے بڑی بڑی مصیبت جھیلنی پڑی۔ بغداد کے آخری عباسی خلیفہ مستعصم باللہ ابو احمد عبداللہ بن مستنصر کے زوال پر آج تک اہلِ دنیا خون کے آنسو بہاتے ہیں۔ جب یہ خلیفہ ہوئے تو حسب معمول چڑھتا سورج۔ انھوں نے ایک نے کہا حضور ظل اللہ ہیں حضور نے کہا ہاں ظل اللہ ہو گئے ہو۔ حضور کو سب طرح کی قدرت حاصل ہے ... [illegible] خدا کا [illegible] دنیا میں حال [illegible] بھی دنیا والوں کی آنکھوں سے پوشیدہ رکھنا چاہیے جیسے حضور خدا کے لیے آپ یہاں بے [illegible] دکھائی دیتے [illegible] ہیں کا [illegible] ساری خلقت کو [illegible] کہ حضور نے سیاہ ریشم کی ایک چادر زمری نقاب اوڑھ لی [illegible] جب گھر سے باہر ہوتے تھے [illegible] لوگ ہزار روپیہ کرایہ دے کے جگہ حاصل کرتے تھے اور سواری نکلتی تھی کہ دیدار کی دولت چند خوش نصیبوں کے سوا کسی کو میسر نہ آتی تھی۔ پیچ والے کہتے ہیں کہ ہزاروں بے تکلف مکان تھے وہ تیس تیس ہزار اشرفی تک کرائے تھے۔ حضور نے دولت کدہ کی ایک کھڑکی میں سیاہ اطلس کی ایک بڑی سی آستین لٹکائی تھی اس کے نیچے ایک سفید پتھر نصب کیا تھا جو شخص تقرب کا خواہشمند ہوتا تھا آستین کو کعبہ کی پوشش اور پتھر کو حجرِ اسود کی طرح بوسہ دیتا تھا۔

حتیٰ کہ تمام کے اسباب کا ذکر ہی کیا۔ الامان ظالموں کے واسطے وہ سامان مہیا تھے کہ باپ دادا کے باپ کو خواب میں بھی میسر نہ آئے ہوں گے۔ بیٹا سوداگران

محمد بن محمد بن عبدالملک جنتی وزیر اعظم اور حضرت سلیمان شاہ سپہ سالار اعظم تھے ایک لاکھ چوبیس ہزار لوگ ہر کام دربار سلطنت میں حاضر رہتے تھے وہ روپیہ تھا کہ گلیوں میں بہتا تھا۔ امیرالمومنین ہوئے تو سلاطین کے ساتھ گرفوشامدیوں نے ایسی مشکل میں پھنسایا کہ توبہ! ضدا دشمن کو بھی یوں بے بس نہ کرے۔ تاریخی واقعہ ہے کہ تاریخ سے واقف ہوں وہ پہلے تمام کو علم کر دے۔ میں تو صرف یاد دلاتی ہوں کہ ایسے جلیل القدر امیرالمومنین پر کیا گزری۔ ہلاکو خاں نے ان پر حملہ کیا۔ شہر میں آگ لگا دی محل اور خزانے پر دھاوا کیا۔ لوٹ کھسوٹ ہونے اور آبادیاں ویران ہونے کے علاوہ لوٹی ہوئی برتن جواہرات روپیہ اشرفی مانگے اور کنکر پتھر کے روڑے مارے پھر سے۔ ہلاکو خاں نے خلیفہ سے کہا کہ میں مہمان ہوں تم میزبان ہو جتنی جو کچھ خاطر داری کر سکتے ہو کرو۔ جو کچھ ظاہری دولت ہے وہ دیکھنے والوں کے سامنے ہے آنکھ کے دور دیکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے اپنا تب خود ہی لے لیں گے۔ یہ نہیں کہ وہ کہاں کیا ہے۔ امیرالمومنین اتنے گھبرائے ہوئے تھے کہ قفلوں کی کنجیاں نہ پہچان سکے تمام قفل توڑنے پڑے۔ ہلاکو خاں نے تمام بیش بہا جواہرات لیے اور اپنی فوج کو تقسیم کر دیے۔ [illegible] بٹ رہی تھیں۔ پھر کہا کہ یہ بھی ظاہری خزانہ تھا تب امیرالمومنین نے ایک مقام پر اشارہ کیا زمین کھودی گئی ایک بڑا سا حوض ظاہر ہوا جو سونے کی اشرفیوں سے بھرا ہوا تھا ہر اشرفی سو مثقال وزن رکھتی تھی۔

ایک زمانہ تھا کہ امیرالمومنین کہلانے والے خلیفہ مستنصر باللہ نے ایسے ہی بھرے ہوئے دو حوض جنھیں خلیفہ ناصر باللہ نے جمع کیا تھا اپنی فوج کی درستی پر صرف کیے تھے۔ امیرالمومنین مستعصم باللہ زندہ گرفتار ہوئے انھوں نے پھر ایک حوض پُر کر لیا۔ جب خلیفہ مستعصم باللہ قید ہوئے تو کھانا پانی بند کر دیا گیا پھر کہ بھوکے پیاسے تڑپنے لگے تو کھانا مانگا۔ انھوں نے ہلاکو خاں کو اطلاع دی اس نے پلیٹوں میں زر و جواہر بھر کے بھیجا امیرالمومنین حضور

بار خدا در روئے زمین ہیں، نوش فرمائیں۔ خلیفہ نے کہا یہ تو کھانے کی چیز نہیں ہے۔ ہلاکو نے جواب دیا کہ اگر آپ یہ چیزیں مناسب موقع پر صرف کرتے تو آج اس طرح بھوکے پیاسے نہ تڑپتے۔ آخر وہ کھانا پینا نہ پیتا۔ خلیفہ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے چپ ہو رہا۔ اے چہ رو گئے گھڑے ہوئے ہیں ان کا انجام کا بیان نہیں کرنا چاہتی ہاں اتنا کہنا ہے کہ جب بُرا وقت آیا اور خوشامد خود پاس نہ تھا جو ظل اللہ ساہیگیر آگئی کا ساتھ دیتا۔

خیر یہ تو سیکڑوں برس کا قصہ ہے۔ میری سوت گھوڑی شاہ پرست نواب کی عادت بگاڑ دی ہے اول تو شکر کہنے والا خوشامد کے عادی ہو جاتے ہیں دوسرا نے گرا لیے گئے تو رہتے ہیں کہ کوئی واہ واہ کرے۔ وہ صرف ان چیزوں سے خوشامد کے بغیر بھی باندھ رہنے لگے ہیں کہ وہ میری بات سے جلنے لگے ہیں مگر بھلا کب خوشامد کرتی ہوں یہاں تو یہ ہے کہ دو ٹوک بات کہنے کی عادی ہے۔ اچھا میرا زور [illegible] جو ہو۔ ابھی سال ہی میں [illegible] نے امیرالمومنین طاعون کا حال [illegible] تیر چلایا ہے کہ سالانہ سے انکے حوالہ پر ان کو امیرالمومنین جانا جاتا ہے۔ مگر کیا تم نے اتنا سستا لقب ہے جو تھیں بھی خوشامدیوں کی طرف سے عنایت ہوا نہیں بھی اللہ جانتا ہے یہ سب رشتے کی ترکیبیں ہیں ورنہ درحقیقت اگر خیال کرو تو تمھاری ذات میں اتنی صفتیں بھی نہیں جو ہمارے حاجی صاحب میں اللہ پاک نے جمع کر دی ہیں۔

میں پوچھتی ہوں۔ تم جواب دو:-
کیا تم مرتے ہو؟
کیا تمھارے منھ پر داڑھی ہے؟
کیا تم جو ثانی ساطر کے مالک ہو؟
کیا تم اگر بزرگوں کو بُرا بھلا کہنے کی طاقت رکھتے؟
کیا تم بھلا گلے میں رال کے چندہ مانگ سکتے ہو؟
کیا تم جانمازیں بچھنے میں استاد ہو؟
تم ان سب باتوں کا جواب دو تب امیر گر

جا سکو گے کہ نہیں۔ ہاں ہاں۔ بیشک نہیں تو خدا کے لیے ان خوشامدیوں سے کہہ دو کہ میں حاجی صاحب کے مشاغل میں دخل انداز ہونا پسند نہیں کرتا۔

دیکھو انھیں خوشامدیوں نے "بادشاہ سلامت پناہ" کہتے کہتے تمھارا سنبھلا ہوا کالا دل تمھارا طرف سے پھیر دیا۔ ان سے ہر دم کا سبق تمھیں پڑھایا جاتا۔ یہ مشہور کیا کہ نظام کوئی انگریز حاکم اپنی آبرو ہیں رکھنا نہیں چاہتے۔ آخر تمھیں امیرالمومنین بننے کی پٹی پڑھاتے ہیں۔ دیکھیں ان باتوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔ واللہ باللہ یہ بدوہ بزرگ دشمنی کر رہے ہیں جس اخلاق سے انھیں بہرہ نہیں ملا۔ باقی کیا لکھوں تم خود ہی سمجھدار ہو۔

یقین ہے کہ اس میری تحریر سے تم بھی بیزار ہو جاؤ گے تو مجھے بیزاری کی پروا نہیں تم بیزار چاہے تمھارے خوشامدی مگر ٹھنڈے دل سے میری بات پر غور کر لو اور میں کچھ نہیں چاہتا

والسلام

مخلص آزاد حکیم

المختصرات

بیگن پی یا بیگن لے۔ یہ بھی ایک خوب ہوئی صاحب بہادر زادہ یہ خبر تو بھی اٹھی ہے کہ کانفرنس اجلاس فیصلہ کانفرنس منعقد ہونے والی کی صدارت خیرپور نشین فرما بیگن پی فرمائیں گے۔ کیا معنی کہ بیگن ایک خوبصورت بھلا بیل ہے صاحب خیر لیے بیزار ہو اور بیگن پی کا اولاد ان کے بیرونی کا مسئلہ ہو جائے گا۔ وہم ہوتی تمھاری کا بیگن تو جیسے ان ہیں اس سے ہی تھا مقصد ہو سکتا تب بھی وہ بیگن کانفرنس کے بیچ دیا۔ دوست کی ایک کانفرنس نہ ہونا کا گیا تب بھی بیچے رکھا بینگ تک نہ دیا۔

حماقت کے سر پر سینگ تو ہوتے نہیں۔ ہندوستان کو سائمن کمیشن کے مقابلے میں ہندوستانی کمیشن کے بعد ہونی ہو کر ... کی جیسی ... ہو بیشک غلط کمیشن کا دامن تھا اور وہ اور جلنے لیشن سے اتنے تنگ، وہاں گر

خدا کے سپرد عطیہ نہ لیں کہ وہ ان بے جا فرزانیوں کو بھلا نام کا اشتہار دے کے شخص کا دل دکھا آئیں گے مسلمانوں نے مطالبات پیش کر دیے ہیں۔ مسلمان انجمنوں کا سرچشمہ سائمن کمیشن کو دے دیں گے! بچارے اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ آگے ہیں کہ عوام ان کی پرستش کا دروازہ نہیں کھولتا۔ وہ بھی سمجھا جا چکا کہ نہ کوئی صرف کرتے ہیں راز کمیشن سے بیزار ہوا۔ بیچ ہی جب پبلیشن کے تعصب کی خاک آنکھوں سے دور نہیں کرتے دوری کیا اپنی اسی بنیاد ہیں مسلمانوں کے بد نام کرنے کا فرض ادا ہو گیا۔ ان خبروں کی اشاعت سے مقصد ہی کیا تھا کہ ہوا کچھ بھی نہیں جو تار رہتا ہے جیسے ہم آج بھی بجا بات ہوتی نہیں سمجھتے۔

عباد العلیٰ ابن الیہ ترکی کی طرف سے سلطان حبش کے پاس بھیجے گئے۔ آپ کے گلے نہایت خوبصورت نجاشی بادشاہ حبش کی دربار میں پہنچ گئے۔ عمرو بن العاص کی صدارت تھی علاوہ نجاشی کے شستانی کا حال عمرو بن العاص کے نجاشی کے سامنے جو حضرت عیسیٰ کی نسبت رائے دی ... عمرو نے سمجھ لیا کیا بیچ لگانے کا خاص مقصد یہ تھا جو عنایت کیجیے گا۔ دربار میں اس کی کھڑکی ہو اتنا ہوتے ہیں اس کی ہمت آرہے ہیں، عیسیٰ اور دیا کہ اس میں سے جموٹ بولنے کی سزا پائے ہیں، ہم میاں ادھر ادھر کے گئے چودہری کی خوشی سے ہوا تھا کہ بڑا ہو گیا۔ سنتے ہیں کہ آل پارٹیز مسلم کانفرنس دہلی میں جو کانفرنس دوسرا جلسہ ہوا اور وہ درست ہوا تھا۔ ہم تو ابھی کوئی خوبصورت آرہی نہیں ہیں پھر مرکز کے دل سے جیسی عقل کی خوشبو آرہی ہے۔ ایسے جلسوں میں آپ کی شرکت؟ ہے کوئی مولوی عمرو ابن العاص جو حیلہ کر لائے؟

انقلاب سے ساکنین ٹونی میں جائز نہیں تو پیام سے خبر آئی ہے کوئی لوگ جوا عزازی ایک اس سال بعد نے دوسری عورت کا نام سے شادی کی۔ کیا کوئی بیوی مقرر ہے۔ تھی شوہر کے خاطر اتنا قتل کر دیا تھا۔ خیر نہ جانا کہ جس عورت کا شوہر موجود ہو وہ دوسرا شوہر سے شادی نہیں کر سکتی مگر عورت سے عورت شادی کر سکتی کوئی مسئلہ نہیں۔ ہم کسی جاہل عورت سے شادی کر لو کر عورت کو ہو دل آسان ہے سلاوت کر دو کہ دیں آزادی پسند کے آگے ادھر ادھر عاجز خدا کے لیے بچا

نکاح پڑھوا دو۔ سیلی خود خطبہ علی امجد علی اعلان سے کر دو ہے کیا کسی کو ہوا نہ سہولت کے ہمسایا ہو راضی ہو گئے۔ بیچ ہو جھگڑا ہوا بیاہ مدعا ہو یہاں سیاں بیاہ کی طرح نئے نئے خیالیں۔ ملا پڑا کر سے منور قائل کا حسن خیالوں کی جان سے کیا بات کر کے بیچ کر دیا معلوم نہیں کا اس جوڑے کی زندگی کو کچھ بھی ہوا نہیں۔ اگر نہیں تو بیچاری کی جو لاڑا آیا کس پر گئی گا ہے۔ مرزا چغتائی کی طرف سے جو وجدی کا مصلحتاً بیچا چاہئے۔

آگ پور کی سبھا گروہ میں خبر بیتی جیرانی کر کے ظاہر ہوئی تھیں اب ہو گئی ہیں۔ خبر یہی کو شکایت ہے کہ چنگاریں ہیں عورتوں سے بہ نسبت مردوں کے زیادہ کام لیا جاتا ہے۔ جو کام ہیں کہ گرانی دیکھتے ہیں تو بیچاریوں کا سر پیارے گلا دیتے ہیں مردوں کو ساڑھے چار بجے شام کو چھٹی مل جاتی ہے اور عورتوں کو ساڑھے چھ بجے۔ مردوں کی خواہش زیادہ قلق ہو کر اگر سب سے بڑی بات یہ ہو کہ بیچاری عورتوں کو اپنا بچوں کی تعطیل کے دنوں میں بھی آرام نہیں ملتا۔ تمام شکایتیں بجا ہیں مگر آخری شکایت جیل ہی سے تعلق نہیں ہے بلکہ عمر الخیال شوہر بھی اس کی پروا نہیں کرتے حالانکہ تقریباً جلسہ سب کچھ تمام اپنی اس زمانہ کی تعطیل پر سارا رکھتے ہیں بچہ میل ملاتا کو یاد آدم ہی ہوا ہے۔

ہندوستانی کالے صاحب لوگوں کو خوش ہو کر ایک ڈاکٹر نے سیاہی پر سفید بنا جانے کا نسخہ معلوم کر لیا۔ جلد اس سے کالی بوجھوں کو گورا بنا کے دکھایا اب انسانوں پر تجربہ کر رہا ہے۔ نتائج امید افزا ہیں۔ عنقریب قیر اور شیر میں کوئی فرق نہ رہے گا۔ اندرونی سیاہی رہ سو دو باطن کا رنج ہو یا نہ ہو مگر فرنگیوں کے بیچ کی طرح وحشتی باغیر آلودہ دل شب باقی آمدہ "ان صاحب لوگوں کے ہر رنگ ہو جانے کا انتظار بخشش کے لیے سبب ہے۔ چلو۔ بلی چلیا چلو۔ باپ دادا کے معمولے میں صرف رنگ باقی رہ گیا تھا اس کے دور کرنے کا وقت بھی آگیا

خرطیہ علاج!! خرطیہ علاج!! خرطیہ علاج!!!

سفید داغ کی مجرب دوا [illegible]

مدر کمانسی کی اکسیر دوا [illegible]

سفید بال جڑسے کالا!!

[illegible]

کالا سے گورا [illegible]

خونی بواسیر [illegible]

بجلی کی گولی [illegible]

طاقت کی دوا [illegible]

پتہ:۔ مالک جڑی بوٹی میڈیکل ہال۔ لکسی سری۔ دربھنگہ

بچوں کو موٹا تازہ تندرست طاقتور بنانے

اور اُن کی ہر ایک بیماری

[illegible]

بال جیون گھٹی رجسٹرڈ

[illegible]

سب جگہ بازاروں میں سوداگروں کے یہاں سے خرید و

[illegible]

چراغ صحت سال مفت لیجیے

[illegible]

المشتہر منیجر [illegible]

صرف سولہ ایام کے اندر نتیجہ باہر پڑے گا

حضرات [illegible]

[illegible]

وید شاستری جام نگر کاٹھیاوار

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۶-۲۷ء

[illegible]

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو [illegible]

[illegible]

بال سدھا [illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب — بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ [illegible] لکھنؤ

[illegible]

جلد ... | رجسٹرڈ نمبر ال ۷۸۳ | ... ۱۹۲۶ء

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سرون کے محفوظ رکھنے والی ... کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھا...

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور ان کے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

استاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُنسے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت صراحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا اور ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ نادر بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایہ اسمیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔

محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ